Lesson 3: Al-Isra (Ayaat 23- 35): Day 9 سُورَةُ الْاِسْرَاءِ / الْاِسْرَاءِ كِي تَفْسِير

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ							
مُحْدُولًا	وَ	قَضَىٰ	رَبُّكَ	أَلَّا	تَعْبُدُوا	إِلَّا	إِيَّاهُ
ہلاک میں سونپنا ہوا	اور	حکم کیا	پروردگار تیرے نے	یہ کہ نہ	عبادت کرو	غیر	اس کی
اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ							
رہ جاؤ گے ﴿۲۳﴾							
إِحْسَانًا ۖ إِنَّمَا يُبْلِغُنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَا تَقُلْ							
إِحْسَانًا	إِنَّمَا	يُبْلِغُنَّ	عِنْدَكَ	الْكِبَرَ	أَحَدُهُمَا	أَوْ	كِلَيْهِمَا
احسان کرنا	اگر	پہنچے	نزدیک تیرے	بڑھاپے کو	ایک ان دونوں میں کا	یا	دونوں
کے ساتھ بھلائی کرتے رہو۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف تک							
لَهُمَا أَفٌ ۖ وَلَا تَنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿۲۴﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا							
لَهُمَا	أَفٌ	وَّ	لَا	تَنْهَرُهُمَا	وَقُلْ	لَهُمَا	قَوْلًا
ان کو	اف	اور	مت	ڈانٹ	ان کو	اور	کبہ
نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا ﴿۲۴﴾ اور مجھ کو نیاز سے ان کے آگے							
جَنَاحَ الدُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي							
جَنَاحَ	الدُّلِّ	مِنَ	الرَّحْمَةِ	وَقُلْ	رَبِّ	ارْحَمْهُمَا	كَمَا
بازو	عاجزی کا	سے	مہربانی	اور	کہہ	انے پروردگار میرے	رحم کر ان دونوں پر
جیسے تمہارا اور ان کے حق میں دعا کرو کہ انے پروردگار جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان							
صَغِيرًا ﴿۲۵﴾ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ ۚ إِن تَكُونُوا صٰلِحِينَ فَإِنَّهُ							
صَغِيرًا	رَبُّكُمْ	أَعْلَمُ	بِمَا	فِي	نُفُوسِكُمْ	إِن	تَكُونُوا
چھوٹا سا	رب تمہارا	خوب جانتا ہے	اس چیز کو کہ	سچ	جیوں تمہارے کے ہے	اگر	ہو گئے تم
(کے حال) پر رحمت فرمائے ﴿۲۵﴾ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تمہارا پروردگار اس سے بخوبی واقف ہے۔ اگر تم نیک ہو گے تو وہ							
كَانَ لِلَّهِ وَأَبِئِن غَفُورًا ﴿۲۶﴾ وَاتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَ							
كَانَ	لِلَّهِ	وَأَبِئِن	غَفُورًا	وَاتِ	ذَا	الْقُرْبَىٰ	حَقَّهُ
ہے	واسطے رجوع کرنے والوں کے	بخشنے والا	اور دے	صاحب	قربت کو	حق اس کا	اور
رجوع لانے والوں کو بخش دینے والا ہے ﴿۲۶﴾ اور رشتہ داروں اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق ادا							

ابن السَّبِيلِ وَلَا تُبْدِرْ تَبْدِيرًا ۝۱۷ إِنَّ الْمُبْدِرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ						
ابن السَّبِيلِ	وَا	لَا	تُبْدِرْ	تَبْدِيرًا	إِنَّ	الْمُبْدِرِينَ
مسافر کو	اور	مت	بیجا خرچ کر	بیجا خرچ کرنا	بیشک	بے جا خرچ کرنے والے
کرو اور فضول خرچی سے مال نہ اڑاؤ ۝۱۷ کہ فضول خرچی کرنے والے تو شیطان کے بھائی ہیں						
الشَّيْطَانِ ۝ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝۱۸ وَإِمَّا تَعْرِضُ عَنْهُمْ						
الشَّيْطَانِ	وَ	كَانَ	الشَّيْطَانُ	لِرَبِّهِ	كَفُورًا	وَ
شیطانوں کے	اور	ہے	شیطان	واسطے اپنے رب کے	کفر کرنے والا	اور
اور شیطان اپنے پروردگار (کی نعمتوں) کا کفران کرنے والا (یعنی ناشکرا) ہے ۝۱۸ اگر تم اپنے پروردگار کی رحمت (یعنی						
ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ۝۱۹						
ابْتِغَاءَ	رَحْمَةٍ	مِّنْ	رَبِّكَ	تَرْجُوهَا	فَقُلْ	لَّهُمْ
واسطے چاہنے	رحمت	سے	پروردگار اپنے	امید رکھتا ہے تو اس کی	بہن	کہہ
فرمانِ دینی کے انتظار میں جس کی تمہیں امید ہو ان (مستحقین) کی طرف توجہ نہ کر سکو تو ان سے نرمی سے بات کہہ دیا کرو ۝۱۹						
وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوبَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسِطِ						
وَا	لَا	تَجْعَلْ	يَدَكَ	مَغْلُوبَةً	إِلَىٰ	عُنُقِكَ
اور	مت	کر	ہاتھ اپنا	بندھا ہوا	طرف	گردن اپنی کے
اور اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن سے بندھا ہوا (یعنی بہت تنگ) کر لو (کہ کسی کو کچھ دینی نہیں) اور نہ بالکل کھول ہی دو (کہ کبھی کچھ دے ڈالو						
فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ۝۲۰ إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ						
فَتَقْعُدَ	مَلُومًا	مَّحْسُورًا	إِنَّ	رَبَّكَ	يَبْسُطُ	الرِّزْقَ
پس بیٹھ رہے گا تو	لامت کیا ہوا	پچھتا ہوا	بیشک	رب تمہارا	کھول دیتا ہے	رزق کو
اور انجام یہ ہو کہ لامت زدہ اور در ماندہ ہو کر بیٹھ جاؤ ۝۲۰ بیشک تمہارا پروردگار جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور (جس کی						
وَيَقْدِرُ ۝ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۝۲۱ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ						
وَيَقْدِرُ	إِنَّهُ	كَانَ	بِعِبَادِهِ	خَبِيرًا	بَصِيرًا	وَ
اور بند کر لیتا ہے	بیشک وہ	ہے	ساتھ اپنے بندوں کے	خبردار	دیکھنے والا	اور
روزی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے اور (ان کو) دیکھ رہا ہے ۝۲۱ اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف						

خَشِيَّةَ اِمْلَاقٍ ۝ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۝ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطَاً											
خَشِيَّةَ	اِمْلَاقٍ	نَحْنُ	نَرْزُقُهُمْ	وَاِيَّاكُمْ	اِنَّ	قَتْلَهُمْ	كَانَ	خِطَاً			
ڈر	افلاس کے سے	ہم	رزق دیتے ہیں ان کو	اور تم کو	بیشک	مار ڈالنا ان کا	ہے	خطا			
سے قتل نہ کرنا۔ (کیونکہ) ان کو اور تم کو ہم ہی رزق دیتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ ان کا مار ڈالنا بڑا سخت											
كَبِيْرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا الرِّثْيَةَ اِنَّهَا كَانَ فَاْحِشَةً ۝ وَسَاءَ سَبِيْلًا ۝۲۲											
كَبِيْرًا	وَ	لَا	تَقْرَبُوا	الرِّثْيَةَ	اِنَّهَا	كَانَ	فَاْحِشَةً	وَ	سَاءَ	سَبِيْلًا	
بڑی	اور	مت	زردیک جاؤ	زنا کے	بیشک وہ	ہے	بے حیائی	اور	بری ہے	راہ	
گناہ ہے ۲۲ اور زنا کے بھی پاس نہ جانا کہ وہ بے حیائی اور بری راہ ہے ۲۲											
وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۝ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا											
وَلَا	تَقْتُلُوا	النَّفْسَ	الَّتِي	حَرَّمَ	اللّٰهُ	اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ	مَنْ	قُتِلَ	مَظْلُوْمًا
اور	مت	مار ڈالو	اس جان کو	جو کہ	حرام کیا ہے	اللہ نے	مگر ساتھ حق کے	اور	جو کوئی	مارا جائے	مظلوم
اور جس جاندار کا مار ڈالنا اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (یعنی بقتل و شریعت)۔ اور جو شخص ظلم سے قتل کیا جائے ہم											
فَقَدْ جَعَلْنَا لِيُوْلِيْهِ سُلْطٰنًا فَلَا يَسْرِفُ فِي الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ											
فَقَدْ	جَعَلْنَا	لِيُوْلِيْهِ	سُلْطٰنًا	فَلَا	يَسْرِفُ	فِي	الْقَتْلِ	اِنَّهٗ	كَانَ		
پس تحقیق	کیا ہم نے	واسطے اسکے والی کے	غلبہ	پس نہ	زیادتی کرے	بچ	قتل کے	بیشک وہ	ہے		
نے اس کے وارث کو اختیار دیا ہے (کہ ظالم قاتل سے بدلہ لے) تو اس کو چاہیے کہ قتل (کے قصاص) میں زیادتی نہ کرے کہ وہ											
مَنْصُوْرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا اَمْاٰلَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى											
مَنْصُوْرًا	وَ	لَا	تَقْرَبُوا	اَمْاٰلَ	الْيَتِيْمِ	اِلَّا	بِالَّتِي	هِيَ	اَحْسَنُ	حَتّٰى	
مدد یا گیا	اور	مت	پاس جاؤ	مال	یتیم کے	مگر	یہ کہ	وہ	بہت اچھی ہے	یہاں تک کہ	
منصور و فتح یاب ہے ۲۳ اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ چھلکنا مگر ایسے طریق سے کہ بہت بہتر ہو یہاں تک											
يَبْلُغْ اَشَدَّ ۝ وَاَوْفُوا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ۝ وَاَوْفُوا											
يَبْلُغْ	اَشَدَّ	وَ	اَوْفُوا	بِالْعَهْدِ	اِنَّ	الْعَهْدَ	كَانَ	مَسْئُوْلًا	وَ	اَوْفُوا	
وہ پہنچ جائے	جوانی اپنی کو	اور پورا کرو	عہد کو	بیشک	عہد	ہے	سوال کیا گیا	اور	پورا کرو		
کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے اور عہد کو پورا کرو کہ عہد کے بارے میں ضرور پرسش ہوگی ۲۴ اور جب											

الْكَيْلَ إِذَا كَلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطِ الْمُسْتَقِيمِ ط ذَلِكَ خَيْرٌ							
الْكَيْلَ	إِذَا	كَلْتُمْ	وَزِنُوا	بِالْقِسْطِ الْمُسْتَقِيمِ	ذَلِكَ	خَيْرٌ	
مپان کو	جب	مپان کرو تم	اور تولو	ساتھ ترازو	یہ	بہتر ہے	
(کوئی چیز) ماپ کر دینے لگو تو یہی نہ پورا بھرا کرو اور (جب تول کر دو تو) ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔ یہ بہت اچھی بات اور							
وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٣٥﴾							
انجام کے لحاظ سے بھی بہت بہتر ہے ﴿٣٥﴾							

براہِ راست آیتوں پہ جانے سے پہلے، اس سبق کا خلاصہ دیکھیں گے۔

سب سے پہلی چیز جو ہم دیکھیں گے وہ احکام عشرہ ہیں، جو ہر دور میں دیئے گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے، جو دیکھنا چاہے کہ بنی اسرائیل کو جو دس احکامات دیئے گئے وہ کونسے تھے، تو وہ ان آیات کو پڑھ لے۔ اور یہ قول اور بھی آیات کے بارے میں آتا ہے۔ لیکن آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تورات کی تعلیمات کا نچوڑ ہیں۔ بالکل اسی طرح کی آیات سورہ انعام کے آخر میں بھی آئیں تھیں۔ یہاں مزید تفسیر ہے۔

آیت ۲۳ سے ۲۴ تک سب سے پہلے، اللہ کی عبادت کرنا، یعنی **أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا** سے بات شروع ہو کے **وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا** پر ختم ہوتی ہے۔ سب سے خوبصورت آیت، سب سے زیادہ جس پر آج بات ہو

گی وہ یہ ہے کہ ماں باپ کے ساتھ احسان کیسے ہوتا ہے، کس طرح کا ہوتا ہے۔ اور ہم انھیں اپنی زندگی میں کیسے حصہ دے سکتے ہیں۔ واقعی یہ وہ چیزیں ہیں کہ جو ہماری زندگی میں آجائیں تو سکون آنے لگے۔ اسی طرح ماں باپ سے بات کرنا، اُنکے ساتھ بیٹھنا، اُن کے لئے دعائیں کرنا، خاص طور پر

ہم یہ دیکھیں کہ شروع زندگی میں وہ communication نہ ہو، دین کی دوری کی وجہ سے یا ذہنی دوری کی وجہ سے، کبھی ماں باپ دین پہ نہیں ہوتے اور کبھی بچے نہیں ہوتے، تو اس قسم کی صورت حال میں ہم کیا کر سکتے ہیں۔

رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِن تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلأَوَّابِينَ غَفُورًا ﴿٢٥﴾

جو تمہارے دلوں میں ہے تمہارا رب خوب جانتا ہے اگر تم نیک ہو گے تو وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔ ﴿٢٥﴾

یعنی بوڑھے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔ بعض اوقات بڑھاپے میں بچوں والی عادتیں آجاتی ہیں۔ جیسے کہ سورہ النحل آیت 70 میں ہم پڑھ چکے ہیں۔ لَكِي لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا،

بعض اوقات بچوں والی عادتیں آجاتی ہیں۔ اور اکثر والدین ایسی باتیں کر جاتے ہیں کہ جن کو ہم برداشت ہی نہیں کر پاتے، جن کے بارے میں ہمارا رویہ ہی کچھ اور ہوتا ہے۔ تو پھر کہا کہ اُس وقت روکنا پڑے، ٹوکنا پڑے، اُن کی کوئی بات نہ سن سکو، تو پھر اُس کا طریقہ بھی سکھا دیا گیا۔ کس طرح تم اللہ کی ساتھ سچے رہو اور اُن کے لئے مخلص رہو۔

وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا

اور رشتہ دار اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق دے دو اور مال کو بے جا خرچ نہ کرو

اس آیت میں قریبی رشتہ داروں، مسکینوں، اور مسافروں کو اُن کا حق دینے کی بات ہے۔ **تَبْذِيرًا**، فضول خرچی کا ذکر ہے۔ بلا ضرورت مال اُڑانے کے بارے میں ہے۔ اسراف بھی بہت بڑا جرم ہے۔ اسراف میں ہے کہ ضرورت سے زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ جائز چیز ہے لیکن زیادہ کر لی، کھانا دو بندوں کا بنانا ہے، چارپانچ کا بنا لیا۔ **تَبْذِيرًا** تو بہت خراب چیز ہے۔ نافرمانی میں لگانا، بے جا خرچ، جس کی کوئی تک نہیں بنتی نمائش پہ لگانا، شادی کے نام پہ، بے جا سموں پر، حرام چیزوں پہ خرچ کرنا، جس کا گناہ بھی بہت ہے۔ **تَبْذِير** کرنے والے والے شیطان کے بھائی کیوں ہوتے ہیں؟

آپ دیکھیں کہ جو کام شیطان نے انسان کو جوئے اور شراب میں ڈال کے کیا تھا، وہی کام وہ دوسرے طریقوں سے کرواتا ہے۔ **تَبْذِير** نمود و نمائش، بے جا سموں میں ڈال کے کروا لیتا ہے لیکن اس سے لوگ خوش بھی نہیں ہوتے۔ بظاہر لگ رہا ہوتا ہے سب خوش ہیں، لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ اگر ایک خوش ہے تو دوسرا ناراض ہو جاتا ہے۔ پھر اس میں ہم دیکھیں گے کہ جب غریب رشتے دار امیر لوگوں سے امیدیں لگاتے ہیں، تو جب وہ ان کی امید پر پورے نہیں اترتے تو کیا کیا جائے؟ یعنی یہ بھی اللہ تعالیٰ نے سکھا دیا کہ لوگ تمہیں بہت امیر سمجھ رہے ہیں اور تم ان کی ضروریات نہیں پوری کر رہے، تو کوئی کسی کے لئے کچھ نہیں کر سکتا، اللہ ہی پوری کرنے والا ہے۔

فَقُلْ لَهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا۔۔ پھر ان سے نرم بات کرو۔

اس میں بخل کی بھی بات ہو گئی۔ اپنے ہاتھوں کو گردن سے نہ باندھ لیا کرو کہ ضروریات بھی پوری نہ ہوں۔ نہ اتنے کھلے ہو جاؤ کہ ایک جگہ پہ دس لگا دو۔ **فَتَقَعَلْ مَلُومًا مَّحْسُورًا** اور نہ ملامت زدہ ہو کر رہ جاؤ۔

آیت ۳۰ میں دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی رزق کو بڑھتا اور گھٹاتا ہے۔

کبھی انسان کو شش کرتا ہے کہ میں فلاں رشتے دار کو کچھ دے دوں، مگر حالات ٹھیک نہیں ہو پاتے، تو کہا گیا کہ تمہارے دینے سے کچھ نہیں ہوتا، اللہ کے دینے سے پوری ہوتی ہے۔

اور اس سبق کی اہم بات دیکھیں گے کہ قتل اولاد، **وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ** ^ط

تین بڑی وجوہات کی وجہ سے جب وہ اپنی اولاد کو قتل کرتے تھے اُس کا ذکر ہے۔ ابارشن کرواتے تھے۔ دنیا میں آنے سے پہلے ہی قتل کر دیتے تھے۔ اور دنیا میں آنے کے بعد بھی کہ وہ ہمارے ساتھ کھائیں گے۔ آج کے دور کی بہت مشہور بات کہ دو بچے خوش حال گھرانہ، تو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ جس کو بھیجتا ہوں، دو ہاتھ دے کر بھیجتا ہوں۔ ایک دماغ دے کر بھیجتا ہوں۔ کام کرتا ہے اور اسکا گوشت دے کر بھیجتا ہوں۔ تم نہیں کھلاتے۔ **نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ**

تمہیں بھی اور اُس کو بھی ہم رزق دیں گے۔ ہاں تم ان کو قتل کرتے ہو کہ کھائیں گے کیا

إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا۔۔ ان کو قتل کرنا بہت بڑی خطا ہے۔ یہاں ایک خوبصورت ربط ہے۔ پہلے ابارشن کی بات ہو گئی۔ ساتھ ہی زنا کی بات آجائے گے۔ **وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْجَا** ^ط کہ زنا کی قریب بھی نہ پھٹکنا۔ اور ساتھ ہی فرمایا

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ۔۔ اس میں ناحق قتل کی بات ہے۔

تو اس سبق میں تینوں کا ربط دیکھیں گے کہ جہاں بھی ابارشن کے طریقے عام ہوئے۔ وہاں زنا عام ہو گیا۔ جہاں زنا عام ہوا، وہاں قتل عام ہوا۔ یا تو بچے کو قتل کر دیتے ہیں پیدا ہونے سے پہلے ہی۔ یا لڑکی

کے گھر والے لڑکے کو قتل کر دیتے ہیں یا اپنی لڑکی کو قتل کر دیتے ہیں۔ تو ہم دیکھیں گے کہ حق کے ساتھ جو قتل کا طریقہ ہے وہ کیا ہے۔ ناحق جب کوئی قتل ہو جائے تو اس کا بدلہ کیا ہے؟ قصاص کیا ہے، کیسے ہے؟

اب دیکھیں گے یتیم کا مال نہ کھاؤ۔ یہاں پہ ہم دیکھیں گے اللہ تعالیٰ کو پسے ہوئے لوگوں کی مدد کرنی ہے۔ کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جو بڑے ہو کر کسی society کا ناسور بن جاتے ہیں۔ جب اُن کو اُن کا حق نہیں ملتا۔

پھر ناپ تول سے بچو۔

آیت 35 میں دیکھیں گے کہ جب دو، تو اچھا دو، طریقے سے دو۔ بات کرو تو ایسی کرو کہ جس کے بعد کسی کو کمی نہ محسوس ہو۔ کیونکہ بعض اوقات ہم اپنے لحاظ سے سوچ رہے ہوتے ہیں، دوسرا اپنے لحاظ سے سوچ رہا ہوتا ہے۔ پورے سبق میں نماز روزے کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔ مگر وہ معاملات جن کے ساتھ کسی معاشرے میں خیر آتی ہے، اُس کا بہت تذکرہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں ہمیں اچھا اور صحیح سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین